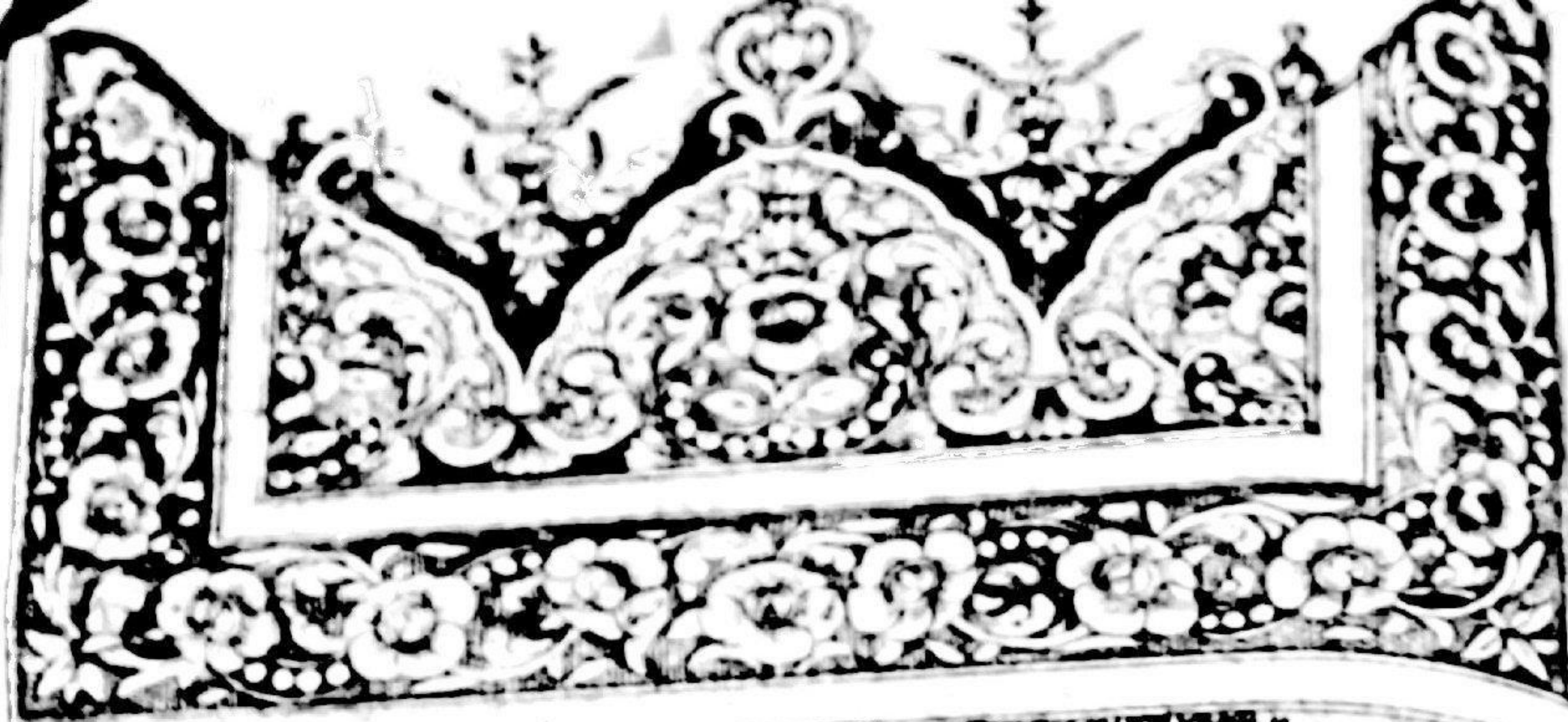


معدالتین طلب ہوئی بعد ریافت حال ہاجر زادہ بندہ بر جوب قاعدہ نظر بند کر کے اور مقدمہ زیر ترقی ہے۔ امیادی ہوش با سے عام فہما کی ضرورت ہے۔

دوہا چہ



منشور محمدی

منشور رسول محمد محتاج بنام
با فائز دمیر آمدہ منشور محمد

توحید جہ توریخین محمد
کرم با صفت و تیر سیر محمد

منبرا سورخہ ۸ بر سیم الاخر ۲۹ لہجری رو چشندہ جلد ۲

لا الہ الا اللہ منشوی محمد رسول اللہ

بعد حمد خالق و نعت رسول لکھنؤ سے اک شکوہ جور کا نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ میں ہم رکھا شمس کے رخسار کا تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا افترا بہتاد الزام قبیح اور خصوصاً میں جو کجا پادری سو تو نکو طرح سے نام و کر کے تحریف سخن میں پہل الہامی صانع چرخ کہن دین حق پر اپنے ہیں ہمتا	کھلتے تیر تو خدا کو ہیں بچول یعنی سرچہ پا درمی سمور کا خاک کو مانند حق کی راہ میں نور پر گر تباہ ہے شعلہ نار کا کرتے ہیں تو میں فخر ایندا سرور عالم پہ دہر ہیں صبح تازہ نخت جنگ کو سرین بھری جو ہر ذاتی کی دکھلا ہیں رنگ روغن پتر کو کہتے ہیں بھلیل ماٹ بگڑی نیل کا ہی خوش رنگ ہیں ان دنوں محمد پر نثار	دافع ظلمت ہی یہاں نام خدا سید الکونین ختم المرسلین سار بنیوں کے دل اپنا صافی ہے خود روی میں گو فر عیسیٰ ہی کا مذہب محمد ہی توحید واحد قال حق ہو قل ہو اللہ احد بی پدر فرزند او پیدا کند آدم حوا کے کبا باپ تھے وہ نہ کہلائی کبھی ابن خدا اک خدا کو تین میں کرنا حلول خوف خالق سے ڈر دای شکر کو	انور منشور محمد مصطفیٰ آخر آمد بود فخر الاولین بد زبان شیوہ اجلاف ہی حل سلیکا پر نہ ہمارا ہر حق شکر کو ثلثت کو کرتا ہی باپ بیٹے سے ہی اللہ احد طفل را در ہدا گو یا کند قدرت خالق حق پیدا ہو ابن مریم کیونکہ ثنابن گیا ہر سر اسر شکر تا ہم ہی کی بھول اک خدا کو تین تیر امت کرد
--	---	--	--

صاحب مطبع مشور محمدی کا دل و جان مسکون
و مشکور ہو کر ملتس ہے کہ المنتقدہ جو بات شافی اور
اولات کافی اہل اسلام کی جانب سے جو خوشنہی
طبائع میں نہایت عمدہ اسلوبیت سے طبع ہو کر خوب
افزائی محافل سامعین ہوتی ہیں اس واسطے چند
کلمات فی ابطال تہلیث لضرر گذارش خدمتین
اگر مناسب منظور ہوں تو درج پرچہ فرما دیں۔

فی ابطال تہلیث لضرر

جانا چاہئے کہ فرض اقنوم ثانی میں ترکیب جسمی خدا
کو لازم آتی ہے اسلئے کہ اقنوم ثانی باوصف
متمم کل اور مجسم ہونے کی حقیقت اور صفات میں متحد
بالذات ہے سو یہ محالات سے ہو اور کسی دلیل
عقلی و نقلی سے ثابت نہیں ہوتا کہ تہلیث کو جائز
رکھا جاوے صورت علمی قرار دینے سے اقنوم
ثانی کی باب کو بجلی اور جہل لازم آتا ہے اور اقنوم
ثالث سے جو زیادہ اقانیم کی سی قایل نہیں
اس سے اقنوم ثالث میں نقص کا یقین کامل
ہوتا ہے اسلئے کہ حقیقت اور صفات میں جو ہم مرد
سے برابر ہے تو آگے کو اس سے تولید کیوں
ہو گی اور اقنوم ثانی سے جو محض ایک ہو اقنوم
ثالث کو کہ ہوا یہ اور ہمین شہادت نقص سے کی گئی
کہ اقنوم اس ثانی کو اور میں ثالث کو لازم
تجربے میں اقنوم ثانی اور ثالث کو پیدا کرنی

لازم ہوتی تب اور کو حقیقت ابہ صفات میں تمسک
کہنا لازم تھا۔ اور مزید بیان کہ اقنوم ثانی
اور صفات اقنومات کے ایک فتور پیدا کرنا ہے وہ
یہ ہے کہ مخلوق نے گناہ کئے اب اوکلی غلبہ
ابدی کا آمادہ ہوا ابن معارضہ کر کے مجسم ہو کر
اونکی ہمائش کو آیا اب خیال کرنا چاہئے کہ جہل
و حکمتی آپ پر صریح عاید ہوتی ہے کیا وہ کہ ایک
ارادہ ابن کو نہایت ضعیف اور ناپسندیدہ معلوم
ہوا تو تردید اوسکی کر کے اپنا راستے رلیج رکھا ہو
رہنا خلصنا من غیاب الشکوک والظلم
الاوهام عقیدہ تہلیث سراپا تیغرات و تبدلات
ہے جسکو حدوث کہتی ہیں میرے نزدیک اوسکی نظر
مثلی استحالہ عناصر کے ہے مسیحیوں کو لازم ہے کہ
تین سے زیادہ اقانیم کے قائل ہوں ورنہ اقنوم
ثانی اور ثالث کے نقص کو اقرار ہی اور واضح ہے
کہ اس قابلیت اور عدم قابلیت کے دو نتائج ہیں۔
وہ بھی بیان کر دیتا ہوں اگر قائل۔ نقصان ہوگا
تو اصول مقررہ میں غلطی واقع ہوگی اور اگر قائل
نصحت ہوئے تو تفصیل اقانیم بیان کرنی پڑے گی
مطلوع میں۔ اور سنئے کہ مسیحیوں کے نزدیک ایمان
لامابہ تہلیث باعث حیات و نجات ابدی ہے ورنہ
مغنی النار تو اب دیکھئے کہ سوائے مسیحان مذہبی
باختلاف کیا معنی کہ مارٹن لوتھر جو قیسس کہندہ یہود

تخلین سے مع میں تھا انہوں نے کافی کو حادثات
 کا اور مخلوق اور وجود و عیون اور کثر جوہر تھا
 یہ تو میان اور جسمی ایزیس اور بوسیان علاوہ
 اسی پر متفق تھے اور فرقہ ارتقائی الوہیت مسیح کا
 منکر ہے کتب عہد سے پایا نہیں جاتا کہ کسی نبی
 سلف نے تعلیم تثلیث کے ہو نورس سے پایا جاتا ہو
 کہ معاذ اللہ من ذالک کسی نبی کو حیات و نجات تک
 نزدیک ابدی حاصل نہوی کیا معنی کہ تثلیث اونکا
 اعتقاد نہ تھا و تاؤلین اب البطل تثلیث انجیل سے
 ہوتا ہے۔ یوحنا کی انجیل کے باب کے تین آیت
 میں حضرت مسیح اعلا م نختہ ہیں کہ حیات ابدی یہ
 کہ تم خدا کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے اوں
 پہنچا ہے مالون اس سے ایک بھینے والا اور ایک
 بھیجا ہوا ثابت ہوتا ہے گو یاد ہوے اب اگر حیات
 ابدی جو یوحنا کے انجیل میں ہے اور صحیح ہے تو
 عدم قائلیت تثلیث کی اقراری ہو اور اگر تثلیث
 مسلم اور صحیح ہے تو اس عبارت انجیل کو محرف
 اور بی اعتبار کہو اور ایک قاعدہ عقلی سے ہی طلب
 اوں کا ہو سکتا ہے اور صد ماہین یہاں اور نظریہ
 اختصار ہے بل عزت کو ایک اشارت کافی ہے۔
 حیات ابدی کی موت ابدی ہے اور ضد تو یہ
 نفی کی تثلیث حقیقی ہے اور ہونا مسیح کا اصل
 ضد ہے واسطے اس کے کہ ہو وہ اللہ کیونکہ نام

در میان ترسل اور ترسل کفر و ہے پس سچی و
 قائلین ضد حیات ابدی کی کیا معنی کہ نظر بر تثلیث
 ہے تو صاف ظاہر ہے کہ موت ابدی دیدہ و دانستہ
 خود فریب سے لحد حیات ابدی جو تو مید ہے وہ
 حاصل ہے بغضاتہا اہل اسلام کو واسطے پای
 جانے موجودوں کے اور محروم ہیں اس سے
 نصارہ واسطے پائے نہ جانے جو وہ سرے کے
 اور اس طرح محروم ہیں جیسے واسطے پائے نہ جانے
 جز اول کے سبحان اللہ استدلک و تعظیم علماؤ
 مسیحی کہ جائے خندیدگی طفلان ہے چنانچہ مقرر
 ہیں اوپر اس کے کہ مسئلہ تثلیث خارج از عقل ہے
 تو نہایت جائے تعجب ہے کہ اگر مرید عقل نہ رکھو
 علاوہ اس کے کہ قسم کے آئے سے معرفت اس کی
 حاصل ہوے اوپر اشارہ کیا گیا ہے کہ اہل عزت
 کو ایک اشارت کافی ہے اور بی عزت کو نہیں ہزار
 مضامین اور چار صد دلائل عقلی و نقلی البطلان
 تثلیث میں موجود ہیں انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ
 نسخ میں انجیل کے تحریر ہوگا اللہ ولی التوفیق
 و ہو غیر الواصلین۔
 السلامی بان خدا خواہم شہود ذابین ہا
 تازہ ماند نقل جان نام احمد مصطفیٰ
 دستاںش سرخورد و ہر دو عالم مشرق
 حاسدانش راز قہر خود و علانہ مسرا
 راقم بندہ سلامت علیہ السلام

تقصیر مکمل

کہا جاتا ہے اور نہ تو توفیق خالق فعل بند گاہے وہی اور نہ ہی تقدیر اور ارادہ سے لیک کر نہیں اس لئے مخلوق کی نیکی سے پاؤں کو جزا ملے تو آپ پیدا کرنے پر نیک اور بد کے شاہد جسکو بڑا کہتے ہیں پر وہ بچنے کو میں نہ چلے گا ہے بدی خندق اور نیکی شرک جو کوئی یہ کہی کہ کفر و بدی اور کفر سمجھا کہ خندق میں ہیں خندق تو ہیں شرک کی حد کا فرون اور فاسقوں کے لئے اہل طاعت کیواسے تنعم آئے ہیں منکر اور نیک ضرور حشر اور نشر اور وزن عمل اور سوالات اور حوض و مراود شفاعت بھی ہوگی برحق پر دو دو بہشت اور دوزخ میں وہ موجود اور رہیں گے اور حقیقت کہ شرطیں اور حوالے

جو زبان خدا کے من سے ہوا کر دے کرے میں ہونے والی کفر اور مصیبت بھی ہو تو اپنے بندوں کو اختیار اور بدی پر نیکی اور کفر حق یہ الزام کچھ نہیں آتا ہوتی میں خندق اور کفر و شرک تاکہ چھوڑے نہ رہ کوئی انداز اس کے سچ اپنے چل سدا ہے گرنہ کرنی تھی کیوں ہوتی جیسے نیکی کی شرک کا ہوتا نہ کہ گرنے کو ہیں ہو پیدا قبر کا بھی عذاب ہی لکھا جسطرح چاہے خدا دیتا قبر میں کرتے ہیں سوال وہ اور کتاب اور حساب میں سب یہ حق ہیں نہیں خلاف کہ خدا نے کہا ہے جو شرعی اور مخلوق میں بغیر نماز صاحب دل کے بعینہ اور کہا کہ باغی کہے ہو گا

کیا ہو ایمان ماننا دل سے نہ وہ گستاخ اور نہ ہر وقت جو ہو ایمان ہے وہی سلام میں ہوں مومن اگر خدا چاہے نہیں ایمان یا اس کا مقبول کر گیرہ کرے کوئی مومن جو کیمرون کو کرنا ہے میں پر جو مومن میں نکلے وہ ضرور خدا چاہے بختے رب عیسا شرک یہ کہ ہو جو مخلوق جیسے زندہ کو یا کہ مرد کو یا عبادت کی سی جڑا شد یا یہ کہنا کہ میری نیکی ہے یا یہ کہنا کہ میری سبب مانگنا میرا پیغمبر سے جز خدا اور کو سمجھنا یہ کہ صغیرہ کی کچھ مناد کو بند و نہیں ہے ہدایت خلق جانب حق سے میں شرف و تکرار جسکی حاجت تھی دین و دنیا کو معجز بھی وہ خدا نے انہوں سے خدا کی طرف سے میں شک

اور کہنا زبان سے ہوتا ہے سدا ایک سال پر رہی غلط و ایک مراد اور سنہ نہیں لائق کسی کو کہنا تو یہ مقبول ہے بزرگ عالم دل سے ایمان نہیں چلا گیا گو کہ مر جائیں تو بس کہ وہاں کے دوزخ سے اپنی اپنی نرا پر دھاک شرک کو نہ بخشے گا ساتھ حق کے اس سے ملا دینا سر جہا کر کے سجدہ جا کر نا لانی کفار کے طرح سے بجا اپنی قدرت سے ہر دیا گیا سنتے اور دیکھتے ہیں ہر جہا اپنی اپنی دلی مرادوں کا کہ ہے حاجت روا و کام ہوا وہ بھی پروردگار کو ہر دیا ہے خدا نے رسول کو نیکو بھی حکم حق ہے اور ہونے بتلایا لا کے بند و نیکو صاف بتلایا تاکہ اون پر یقین ہو گیا ہی جو پیغمبروں نے فرمایا

جامراج بریس واقع معسر بنگالور میں اہتمام سے منشی محمد قاسم غم کو چھپایا

بعثت تیلث میں رکھا ہوا
حاصل دنیا کو وہ سمجھتا ہے
مرغ و نان و سیم و زہر ہی سمجھتا ہے
عیش و نیا ہی مگر خواب خیال
چاہتے ہو گرجات اخروی
چوڑ و پٹہ دہری سیم بھائیو
میں فقط دو اک چوڑی مٹا
دین حق سوا انکو بہرہ پہنچا
سر پٹ مٹی ہو رہی ہے تیز
ساتھ جائیگا نہ یہ مال و منال
دین احمد کی کرو تم پیروی
بخت ناحق تنکرو کلہ ٹرو

ذکر حکیم عبدالرحمن خاڑی

اس حکیم کا قوال فصیح امیر سے ہے کہ جس
معصیت سے تو نادام ہو اور جذر کری وہ اس عبادت
سے بہتر ہے کہ جسے کرنی سے غرور اور عجب دل
میں پیدا ہو۔ جو شخص سمجھے کہ خداوند تعالیٰ نے دنیا
کی کسی چیز میں غلطی نہیں کی وہ ہمیشہ غبت سے
محترز رہے گا اور جو یہ سمجھیگا کہ تمام ازل و فیض میں
خطا نہیں کی وہ ہمیشہ حسد سے برطرف رہے گا اور
جو یہ سمجھے کہ خداوند تعالیٰ نے جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے
وہی ہو گا اور سکو کس طرح حکم نہ ہو گا اور جو شخص یہ
جانتا ہے کہ خدا نے اس کو کس خیر سے پیدا کیا ہے وہ
غزور سے دور ہو گا۔

آدمی کی کتنی ہی عمر ہو جائے آخر ایک دن موت اسکی
عمر کا نتیجہ ہے۔ آدمی دنیا میں جا رہے جس سے محبت
کے انجام کا مذاق ہے۔ دنیا میں جو عمل
جائے کہ اسکی جزا اسکی ضرورت مٹی والی ہے۔
بڑا جب یہ کہ آدمی طلب رزق میں سی بیج کرتا ہے

اور وہ بدون سی کے اسکو مٹنے والا ہے اور کھانڈ کھنڈ
کے کاموں میں سی نہیں کرتا اور وہ موقوف سی کی
پر ہے۔ جب آدمیوں کے حالات دیکھے جاتے ہیں
تو بہتر وہی لوگ معلوم ہوتے ہیں جو بدون میں آرام
کرتی ہیں **نظم** الریقای عدم افتد عبور
نمن پیام رسان خاکپای غنقارا + کہ زمینار مفر
ساقدم براہ وجود + عدم خوش است نگہدار و غم آہنا
بکری آدمی سے بہتر ہے اس سبب کہ وہ اپنے نشان
کی آواز سے چرنا چوڑ دیتے ہیں اور آدمی خداوند
تعالیٰ کی کلام سے ہوائی لغسانی نہیں چوڑتا۔
اس حکیم نے ایک شخص سے سوال کیا کہ دنیا کو تو کس
طریق سے حاصل کرتا ہے جواب دیا کہ بڑی کوشش
سے پونچھا اپنی مراد ولی پر کوشش سے کامیاب بھی
ہوتا ہے کہا مطلق نہیں اس حکیم نے کہا کہ اس
دنیا فانی کو تو اس جد و جہد سے تلاش کرتا ہے
اور نہیں پاتا ہے اور عقی کو جسکی تجھ کو فکر ہی نہیں
ہے کب پائیگا۔ **سہ** دنیا کہ بعد حیلہ نیا بدست
عقبی کہ نہی در طلبش کے یابی بہ احوال او مظلوم
آدمیوں کے مال کا اس مسافر کی مانند ہے جو
ایک منزل سے دوسرے منزل پر جاتا ہے مقام
اول ہمد ہے اور مسکن آخر لحدان دو لون منزل
کے بیچ میں مراحل محدود و یام محدود کے ہیں پس ہر
سال ایک منزل ہے اور ہر فصل ایک سولے اور

برسنا ایک کوس و ہر ہفتہ ایک میل ادا دی ایسے
 سفر خانہ میں منزل آخرت سے غافل مینا ہے۔
 اور سفر بھی دو طرح کا ہوتا ہے ایک سفر دنیا دہرا
 سفر آخرت دونوں کی واسطے تو شہ ضرور ہے سفر
 دنیا میں تو تو شہ ہمراہ لینا چاہتے اور سفر آخرت میں
 تو شہ اپنے سے پہلے روانہ کرنا بہتر ہے بقول احد
 یس عیش بگور خویش فرست ۛ کس نیار و ز پس تو
 پیش فرست ۛ تقویٰ وہ ہے کہ قیامت کے دن کوئی
 شخص تیرا دامن نہ پکڑے۔ اور جو آخری اسکا نام
 ہے کہ تو بھی کیسا دامن نہ پکڑے۔ دنیا میں وہ شخص
 زیادہ عزیز ہے جو محبت پر شکر کرے اور بجز خدا کو
 دوسرے سے طمع کرے آدمی زرق مطلق کی طرف
 سے اس قدر نعمتیں تمام عمر کھاتا رہتا ہے کہ اوسکی دولت
 فرسودہ ہو جاتے ہیں مگر زبان اوسیطرح خدا کی ناشکری
 میں گویا رہتی ہے۔ اس حکیم سے کسی نے پوچھا کہ تیرا
 حال کیسا ہے جواب دیا کہ کیا حال ہووے اوس
 شخص کا جسکی عمر ہر دم گہٹی ہے اور گناہ ہر دم ہڑت
 ہیں اور کیا حال پوچھتے ہو اوس شخص کا جو صبح کو اُٹھتا
 اور شام تک اپنے زندہ رہنے کا متوقع ہوا اور
 کیا حال ہوگا اوسکا جو خدا کی نعمتیں کھاوے اور شیطان
 کی فرمان برداری کرے۔ دبدبہ سکذری۔
 جواب شعر تر وید لغو مدخلت متضمن
 اثبات کثرت مناکحت

امریکن شبن لودھیا نرے۔ وقتین پادری
 صاحبان فکر ۳ پانی قیمت کا لیک پر یہ اخبار
 نکالا ہے دل پر پانے اور کھانے کمانے کی خبر
 سے گران بھکت کے خلاف ارزان بھلت کا ڈنگ
 ڈالہ ہے نور افشان اوسکا نام رکھا ہے اور نار
 اخانی کا کام لیا جاتا ہے بقول شخصے۔ برا کھنا
 کیکو کب روا ہے۔ کہ پیاسی کہیں کھوٹا چلا ہے۔
 پرچہ نمبر ۵۔ مطبوعہ یکم مئی ۱۹۱۵ء میں ایک مضمون
 کثرت مناکحت کے ذکر میں حاکمانہ طرز پر چھاپا ہے
 جسکی شیریں بیانی اور آتش نرمانی کا یہ فقرہ ہے۔
 قولہ میرے قیاس میں جو اشخاص کثرت مناکحت
 کے پابند ہیں اونکو اگر بندہ خدا کی جگہ بندہ شیطان
 کہیں تو بجا ہے الی آخر یہ۔ اقول معترض صاحب
 میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ شیطان جو ہر مذہب اور
 ملت کے احکام دین کے رو سے ملعون باور را ندہ
 درگاہ الہی اور ننگ مخلوقات ہے اوس مردود کو
 خالق سمجھنا اور خدا کی مخلوق کو اوسکا بندہ قرار
 دینا کس دین کے پیشواؤں کا یہ طریقہ اور شیوہ ہے
 لغو ذبا لہد کیسا یہ شیوہ نہیں مگر معترض صاحب
 کہ جسکے تہذیب کا چند اسمان سے باتیں کرتا ہے
 اون کے منہ سے یہ شعلہ بدگلی کا نکلتا ہے۔
 افسوس صد ہزار افسوس کہ جو لوگ دین مسیحی کے دغظ
 اور مجتہد کہلاتے ہیں اور اپنے آپکو تہذیب آموزی

کاپیش امام جھک کر لوگوں کو ہدایت فرماتی ہیں اور انکو زبان سے یہ پھول جھرنے میں مایہ نقیب کیا بڑی بلا ہے کہ آدمی کو دہشت انداز کر دیتا ہے اگر تہذیب اسی کا نام ہے تو ایسے تہذیب مصنوعی کو ہمارا سلام ہے اسی معترض صاحب کیا آپ کو خبر نہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے کس قدر قبیلہ تھو جھکوم خود بھی بنے برحق تھے ہو اور زبور کو کتاب آسمانی جانتے ہو پھر اون کے فعل کے برخلاف اپنے طبعی اور قیاسی دھوکوسلہ کو اوپر ترجیح دیتے ہو اور کڑواؤڑا مخلوقات کو اپنی بنا دیتی فعل سے بڑا کہتے ہو اگر یہ انسانیت کا کام ہے تو کہو خود پسندی کہہ کا نام ہے۔

کثرت مناکحت کسی مذہب اور ملت کے کتاب آسمانی کی رو سے منع مخصن مسیح نے جو نکاح نہیں کیا وہ جدی بات ہے کیونکہ مسیح کی پیدائش قدرت الہی سے بلا اشتمال لفظ بشر ہوئی تھی لہذا ان میں رجولیت کا بھی ہونا شہید ہے اور انہوں نے اگر تمام مردوں اور عورتوں کو شادی سے منع کیا کہ اگر شادی نہ کریں تو بہتر ہے۔ تم اون کے قول پر کوئی غلطی نہ کرو مگر ان کو بدگوئی کے ساتھ منع کرتے ہو اور مسیح کی ہدایت پر بھی اگر عامل ہونا چاہے تو ان کی امت کو ہونا چاہیے نہ کہ تمام جہان کے مذہب اور ملت والوں کو۔

مسیحیوں کے پنجاب تھی قانون کے رد سے اگر

کثرت مناکحت ناجائز ہے جو اگر سے نہیں جھک کر جھک کر ہم کے اصول دین کے رو سے ایک سے زیادہ نکاح کرنا روا ہے پھر تم کو کیا مضرب ہے اگر کسی شیطان لکھو مان اگر دعوت دین کے قاعدہ پر بند و عطا کرو تو معصا تھ نہیں ہیں آئین کو کلام نہیں مگر بدگوئی اور بد زبانی کے ساتھ ہندو بیعت کرنا اپنی آپکو فضیلت کرنا ہے اور معترض صاحب کے مذہب کے بھی خلاف ہے۔

یہاں تک کہ پیرا یہ منقول بیان ہوا اب میں دلائل عقلی کے رو سے معترض صاحب کے ڈھیلے خیالات کی کمر کو چست مضمون کی پیٹی سے کستا ہوں۔
تو کہ معترض کا بیان ہے کہ شریعت میں چار نکاح کی اجازت مشروط ہے کہ اگر تم بعدالت اپنے ازواج کو خوش رکھ سکتے ہو تو دو میں چار نکاح کرو مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی بعدالت خوش کرنے میں عورتوں کے قادر ہو سکتا ہے اور اگر کوئی بوجہی کر سکتا ہے تو وہ کوئی خاص ہوگا۔

اقول ایسے معاملات میں اپنے قیاس کے بموجب پراور اپنی طبیعت اور قوت کے انداز پر تکیہ کر کے کہ وہ نامردوں کو آپ جیسا سنت تھا اور وہ سب سمجھ لینا معترض صاحب کی سنت اعتقادی کا تقاضا ہے ورنہ قدرت الہی کے کارخانہ میں اور طبع مختلف العادات مردانہ اور زنانہ میں اونکا قیاس

نہج جانے اعتبار ہو سکتا ہے شہر کی غازی
 ایک دہلاؤ ان کی بڑی دست پر نہ جا
 قدرت صانع مشہور ہے کہ بعض مرد زمین کے
 مردوں کو قادر مطلق نے ایسی قوت بخشی ہو کہ
 ہمیشہ ان کے زیر رشت عورتیں ان سے غفلت
 اور مغلوب رہتی ہیں اور تا دم زندگی نجات اور فلاح
 پہنچائی کا دم بہرتے ہیں اور بعض ملک کی عورتیں
 ایسی قوی جا رہے ہوتی ہیں کہ ان کے مرد کیسے ہی ان کی
 اطاعت اور فرمان برداری کریں وہ ان کو مطلق
 خاطر میں نہیں لاتی بلکہ اپنے مردوں کو ہمیشہ گھوڑی
 اور دھمکاتی ہیں پس ایسے موقع پر معرض صاحب
 کا اپنے قیاس پر نازان ہونا حکایت بوستان
 کو یاد دلاتا ہے۔ کہ کسی رنگی نے ایک آئینہ پایا
 اور اس میں اپنا منہ دیکھا تو جیسا تھا ویسا نظر آیا
 نہایت غصہ ہوا اور آئینہ کو اپنے قیاس کے موافق
 بدغا سمجھ کر زمین پر ٹپک دیا تو اس کے قیاس کے
 رو سے آئینہ بد نما نہیں ہو سکتا بلکہ دراصل رنگی
 کی صورت ہے نازیبا متخیل ہوتی ہے۔

تو کہ ایزد نے ہر ایک کو جوڑا جوڑا بنایا ہے ویکو
 پرند پرند و درند خرنڈ تک سب جوڑا جوڑا ہوتے
 ہیں اور ایسا ہی غیر ذی روح موجودات جیسے
 حیات مات وغیرہ۔
 اقول معلوم ہوتا ہے کہ معرض صاحب

بسیح معلوم بھی ہیں کہ فری میں نقش نباتات
 شامل کر دیتے ہیں اس سے مجھے کہو کہ بعض نہیں مگر
 جوڑے جوڑے کا پیدا ہونا غلط ہے اگر وہ کہتے
 جوڑا جوڑا ہونا شاید نادر ہے اور مختلف بکثرت ہو
 تو مضائقہ نہ تھا کیا معنی کہ گھوڑا جوڑا صرف حیوانات
 میں سے ہو ذرا انکھیں کھول کر دیکھیں کہ ایک نر
 کتنی گھوڑیوں کی انگ مٹاتا ہے کہ ایک پرگز کی
 گھوڑیوں پر فقط ایک سا نڈ سرکاری چوڑا جاتا ہو
 اور ایک بیل ایک بھینسا کتھر گائیں بھینسین
 گا بہن کرتا ہے اور ایک بکر کتنی بکریوں پر چرتا
 اوترتا ہے اور ایک مینڈا کتنی بیسٹریوں کو کفایت
 کرتا ہے معرض صاحب فرماوین چرندون کا اب
 جوڑا جوڑا کہاں قائم رہا۔ باقی رہے پرند
 مرغ کو ملاحظہ فرماوین کہ کتنی مرغیوں کو دبا کر
 انڈے کھواتا ہے اور اگر اس موقع پر معرض
 صاحب کے دلیں یہ شبہ پیدا ہو سکے کہ یہ سب
 جانور اہلی ہو نیکی وجہ سے ایسا کرتے ہیں اگر مطلق
 العنان وحشی آزاد ہوتے تو شاید جوڑا جوڑا بنکر
 رہتے۔ لو میں یہ بھی شبہ رفع کئے دیتا ہوں کہ
 آہوان صحرائی جو وحشی آزاد ہیں ان کو دیکھیں
 کہ پچاس پچاس اور سو سو ہریوں کی دائر میں
 یہی ایک یلو ہی ہرن کالے سینگوں والے
 نظر آتے ہیں اور انہیں ایک یا دو سے صد

ہر زبان برضا و رغبت اپنے اپنے وقت پر اپنی اپنی
خواہش کے موافق کامیاب ہوتی رہتی ہیں جہاں تک
نظر کیجئے حلال جانوروں کا تو اکثر ہی حال ہے لیکن
مردار جانور درندوں میں کہیں کہیں صورت جوڑہ
کی بھی ہے جیسے شیر اور گرگ وغیرہ اور اس موقع
پر اختلاف قوت جماعت کا ذکر بھی ملاحظہ فرمادین
کہ جس صفت قدرت الہی یاد آتی ہے۔

شیر سے بڑا کر جہاں میں کوئی جانور پر زور اور بسیار
خور نہیں اسلئے وہ شہنشاہ جانوران مہرانی کہلاتا
ہے مگر قوت جماعت میں ایسا ڈھیللا اور احمق ہے کہ
سب سے گیا گزرا اگر اسکو سمجھئے تو بجا ہے کیا معنی کہ با
این قوت و صولت ایک اپنی مادہ کو بھی دبا کر نہیں
رکھ سکتا کہ شیر مادہ کا چمنا لا شہور ہے کہ جب وہ
جوش بہار پراتی ہے تو گرگ وغیرہ جانوران سخت
لگ سے جا کر کھلاتی ہے اور کتے تک سے بانہیز
آتی اور اسی سبب سے بچہ ہاؤ کینہ از قسم تیز و
دھمکیلا وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اگر شیر کو اپنی قوت
و صولت کے موافق شہوت بھی ہوتی تو ایسے
شہنشاہ جانور کی مادہ گرگ وغیرہ کینہ درندوں
سے کیوں پرورد کہاتے اور دیکھو ہرن اور غزال
مازک انعام لطف مزاج کو کہ جو ایک شت گیاہ کہتا
ہے اسکو نہ کئے کیسی وجوہت بخش ہے کہ سو سو
ہرنوں کی تمنا حاجت مدائی کرتا ہے اچھی طرح

صاحب پرندہ پرندہ درندہ خیزد کبوتر و بوم و
کبوتر طبعی و کھلانے میں آپ نے کوشش کی ہے
کی مگر بناوٹ تہی علمی کہل گئی نقطہ۔

مضمون مضمون فاضل جلیل ثانی بیدل
جناب مولانا محمد رکن الدین صاحب
مکمل و ام الفضالہ

یہ مضمون بتوسل جناب مولوی میرزا محمد صاحب
الصدقہ ہمارے پاس پہونچا لہذا بجنہ درج کیا جاتا ہے
و ہوندا۔ اگر مذہب عیسائی کے اصول دیکھو چاہیں
تو سب نبیوں کے مذاہب اور بیدل کی ساری کتابیں
رقمی اور فضول معلوم ہوتی ہیں کیونکہ عیسائی مذہب میں
عام قاعدہ لکھا ہے کہ کوئی انسان خواہ نبی ہو خواہ
ولی گناہ سے پاک نہیں اور کوئی نیکی نہیں کر سکتا
نہ نیکی کے عوض نجات پاسکتا ہے۔ صرف مسیح کو خون
سے نجات ہے ہم کہتے ہیں کہ اگر کوئی گناہ سے بچ
نہیں سکتا نہ نیکی کر سکتا ہے اور نہ نیکی سے نجات ہے
تو ساری بیدل جبکہ تم خدا کا کلام کہتے ہو فضول ہے
اوہیں خدائے تعالیٰ نے نیکی ہی گناہ ذاب کسواسلئے
بتلائے احکام اپنے کیوں نازل کئے شریعت کس
واسلئے پھر صرف یہی ایک سند سبب نبی کی معرفت بنا
کر تا کہ تم کے سب گناہ بھار ہو اور کی طرح تمہاری نجات
نہیں میرا جیسا اگر مری گا تو سکو خون پیمان لاؤ گے تو

میں نے بھی جب جیسا کہ اس میں ہے ساری
 جان کی نجات کا واسطہ ہے خدا نے ساری کتاب میں
 نہیں ہی صاف صاف بتلایا۔ برخلاف اس کے اولہ
 احکام اور نیکی بدی کی تشریح اور گناہوں سے
 بچنے اور نیکی کرنے کی ہدایت کی۔ پادریوں کے
 بیان اور پولوس کی تحریر سے پایا جاتا ہے کہ احکام
 شرعی اور نیکی بدی کا بیان صرف انسان امتحان
 کو لکھا ہے یعنی جب انسان پہچانے کہ میں گنہگار ہوں
 اور مجھ سے نیکی نہیں ہو سکتی تو طریقہ نجات پر جو کفار
 ہے ایمان لادے۔ سو کفارہ کا طریقہ پہلے باطل
 ہو چکا اور اس سے خدا کا عدل اور رحم نہیں رہتا علاوہ
 بران اگر خدا کو یہی بات منظور ہوتی تو سب دنیا کی
 معرفت اس قدر بیان کرتا احکام کی تشریح کیا
 ضرورت تھی حالانکہ ساری بیبل میں صاف صاف ہے
 مسئلہ کا کہیں بیان نہیں بلکہ خدا کے اس قدر طویل
 احکام اور دنیا کی محنت سب کے سب باطل ٹھہرتی ہے
 اور خدا کی نسبت دہوکہ دینے کا احتمال ہوتا ہے کہ
 اصلی مسئلہ کو چھوڑ کر اور بکھڑی بتلا رہا۔ اس مسئلہ نے
 عیسائیوں کو دلیر کر دیا۔ وہ سب سمجھتے ہیں کہ انبیاء گناہ
 سے نہیں بچ سکتے تو ہم کیوں بچیں اس واسطے مذہب
 مذکور میں نیکی بدی گناہ و نواب کے تیز جاتی رہے
 جو کہ کبکاول چاہے کرتا ہے پس مذہب کا عدم
 وجود اور کتاب کا زیان و سود ب برابر ہے نزول

فہرست جلد اولہ
 احکام اور مذہب و دنیا میں ہم سب لکھتے۔ دیکھو پور
 اور شراب کو قہریت اور اس کے ساتھ کے صیغہ
 میں جو عہد قدیم کہلاتے ہیں بار مرام میں آئی ہے
 اور عقلا اور عقلا سب مذاہب میں شراب کو برا گنتی
 ہیں دنیا پنجاہ پادری لوگ اور دوسرے عیسائی ہی
 شراب کو برا کہنے لگ گئی ہیں بیروان انجیل اور
 مقصد بیان پولوس نے اذ کو حلال بنالیا بیان مکہ کے
 تمام ملک یورپ میں کوئی گھر نہ ہو گا جس میں شراب کے
 گودام اور گوشت خنزیر کے ذخیرے نہ رہتے ہوں
 تو ریت میں اخیر پر ایک نبی کے صحیفہ میں لکھا ہے کہ
 ایک ایسی خبیث قوم پیدا ہوگی کہ سور کا شوربا اور نیکی
 رکا بیون اور شراب اذ کو پالون میں رکھا کوئی اب
 دیکھئے اس زمانہ میں یہ پیشین گوئی کس قوم پر
 صادق آتی ہے اور خبیث قوم کونسی بنتی ہے اگر
 کوئی کہے کہ مسیح اور حواریوں کے عہد سے پہچیز
 حلال ہو چکی ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ مسیح نے صاف صاف
 ایسے معاملات میں احکام نہیں بتلائی اور حواریوں
 کو اس کا کلام سمجھنے کا شعور نہیں تھا۔ اس واسطے مذہب
 عیسائی میں مسیح کی وقت سے غلطیا بڑی شروع
 ہوئی ہیں عیسائی تواریخ کی کتابوں میں لکھا ہے
 کہ حواری بہت سیدھی اور بیوقوف تھے جب ادہنون
 نے مسیح سے سنا کہ آسمانی بادشاہی آئوالی ہے تو
 سب ہی سمجھا کہ شاید مسیح بنی اسرائیل کا بادشاہ ہو گا

اور ہم اس کے وزیر امیر مقرب ہو دیں گے۔ مسیح کے صلے پر چڑھائی جائے ملک آسمان پر چلے جائے تک اوندک یہی خیال رہا۔ پھر قیامت کی بابت مسیح نے کہا تھا کہ تم میں سے بعض زندہ ہو دیں گے جب وہ وقت آجائے گا اور سب حواری اپنی عمر بھر قیامت کے منتظر رہے بلکہ لکھا ہے کہ جب تک ایک حواری زندہ رہا تب تک دن لوگوں کو یہی امید تھی کہ اسکے جیتے جی قیامت آویگی اس طرح دوسری باتوں کا حال ہے کہ مسیح کچھ کہتا رہا وہ کچھ سمجھتے رہے بعد اوس کے پلوں جو ایک یہودی تھا اور مسیح کی عمر بھر اوس کا دشمن رہا تھا جب اوس نے دیکھا کہ مذہب عیسائی پھیلنے لگا تب اوس نے فریب سے اپنے آپ کو عیسائی بنایا اور کہا کہ راستہ چلتے مجھے مسیح نظر آیا اور مجھ کو ہدایت کی ہے۔ حواریوں نے اوسے اپنی فرقہ میں داخل کر لیا۔ پھر تو وہ بڑا مجتہد مشہور ہوا اور جو جو دل چاہا لوگوں کو احکام بتاتا رہا مسیح نے خود کہا تھا کہ میں بنی اسرائیل کی گم ہوی بھیسڑوں کے لئے آیا ہوں یعنی صرف بنی اسرائیل کا بنی ہوں بلکہ انجیل میں لکھا ہے کہ ایک سامری بوڑھی جسکی لڑکی بیمار تھی اوس کے پاس آکر ملتی ہوئی تو اوس نے کہا کہ لڑکوں کی مدد میں کتوں کو نہیں دیتا۔ یعنی رحمت اور ہدایت خاص بنی اسرائیل کے واسطے رکھی سامری وغیرہ تو اہم کے واسطے نہیں ہے۔

پھر پلوں نے سب کا بدن کو اساتیل اور گیزون کہ سب قوموں کو عیسائی بنادینا۔ اس طرح یہودی لکھتا ہے کہ ایمان بغیر عمل کے ایسا ہے جیسے جسم بیجان کے۔ برخلاف اوس کے پلوں میں لکھتا ہے کہ ایمان چاہئے عمل کی کچھ ضرورت نہیں۔ اگر عمل کرنا ہوتا تو عہد عتیق کافی تھا عہد جدید نہ آتا عہد جدید اس واسطے آیا ہے کہ شریعت کی ملامت سے چھوڑ کر ہلکے ایمان سے نجات دیوے۔ غرض کہ اس طرح لوگوں نے سب مسائل اجتہادی خلاف توریت کے نکالنے اور شہتر کئے۔ مسلمانوں کے تواریخ میں لکھا ہے کہ یہودیوں کا بادشاہ نے ایک وزیر کو واسطے خراب کرنے مذہب عیسائی کے بھیجا تھا اور وہ وزیر ظالم مز عیسائی ہو کر سب لوگوں کو اغوا کرتا رہا تھا اور مختلف مضامین کے صحیفہ سب کو دے گیا تھا جسکے سبب اوس کے مرثیے پیچھے اختلافی پڑ گئے موعظاً معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص بھی پلوں سے تھا۔ اکثر جگہ توریت اور اقوال مسیح اور کلام حواریوں کی برخلاف اوسکو شامل میں۔ بھلا جو مذہب ابتدا میں اس طرح خراب ہوا اور بائبل مذہب ہی اپنے پیغمبر کے احکام کو نہ سمجھا اور اُس طور سے اوس میں مفسدوں نے ملکر سازش اور بناوٹ اور جہل پہل تاثر دے کیا تو اوسکی محبت اور اصلیت ابد اس قدر عرصہ کے پیچھے کہاں مل سکتی ہے چونکہ تحریف اس مذہب میں قدیم سے جاری رہی ہے

اسی طرح اب بھی پادری لوگ میل میں روز بروز
تحریف کئے جاتے ہیں ہمیشہ محنت نام لکھ کر ان کا
کو بہتے رہتے ہیں اور جہان جہان سے مسلمان
میں بدعات یا اشارات نکالتے ہیں اور کو تو ضرور
وہ ملتے ہیں چن چن چن چن کے کتاب میں دیکھنے سے
یہ نامعلوم کر سکتا ہے بقیہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے
پوچھتے ہیں کہ تحریف کب ہوئی اور کس نے کی اور کس کو
کی ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہمیشہ سے ہوتے
ہے اور اب بھی روز بروز ہوتی ہیں اور تمہاری بزرگوں
نے اور تمہارے کی ہے اور صرف عداوت اور عناد اور
معتصب ہوتی ہے۔ چنانچہ اب گلستان اور بوستان
اور دیگر عداوت کتب مضافہ اہل اسلام میں بھی تحریف کر
لی ہے صاحب کی لغت نکال دیتے ہو جو امر ان کتابوں
کے تحریف کا باعث ہے وہی اپنے گھر کے کتابوں
سے تحریف کا باعث ہے پہلا جب معتصب اور عناد
اس قدر درجہ تک پہنچا کہ غیر مذہب کے کتاب میں جنکو
لاکھ مالکین ملکوں میں مشہور ہیں تحریف نے
باؤں پیارے تو اوسے معتصب اور عناد سے گھر کے
کتاب میں بگاڑتے کون مانع ہے۔

خدا تعالیٰ نے عیسائی لوگوں کو جو ہونا کرنا سکھایا اور
اد کا معتصب اور عناد ظاہر کر نیکی کے لئے غیر مذہب کے
کتابوں میں ان کے ہاتھ سے تحریف کرانے
نرم کرادی جس سے علانیہ سب پر واضح ہو گیا

کو اسی خداوند تعالیٰ سے ہمیشہ اس طرح تحریف ہوتی
رہی ہے ابھی آئندہ سال کا عہد ہوا ایک ایک جیل
کی سب پلیدیوں کے پاس آئی تھی جس میں ایک
لیکھ ورق لکھا ہوا ایک ایک پیرہہ شامل تھا اور
سکھ کر لکھا گیا تھا کہ جو جو الفاظ اور عبارات لائق
تصحیح اور تبدیل کے ہوں اپنے اپنے نام میں سب
لکھ کر بھیجیں تاکہ بعد اوس کے سب کے سب سامنے
کر کے پھر ایک نسخہ صحیح چھپا جاوے اور میں سب
پادریوں نے اپنا اپنے رائے لکھ کر بھیجے تھے اوس
مطابق ترمیم اور تصحیح بیل کے ہو رہی ہوگی اور ہمیشہ
اسی طرح ہوتی ہے فقط۔

ہو اللہ احد

اب مناظرہ مجاز نہیں اس امر پر کہ کوئی واپس تقرر
میان مباحثہ ہو کہ جس سے سوائے قضیہ مرجوعہ اور
خیال بہ تشدد کیا جاوے اور وہ باعث ازروگی
طبائع جاہلین ہو بلکہ مقتضی برہمنی ہے کہ سایل سایل
خوش بخوش سوئے مقصود متوجہ ہو کر بقدر صداقت
دینی پیشکش پہنچاویں۔ محرابین قضیہ اتفاقیہ جزو
محقر سلامت علیہا ان المتخلصین سلامی حنفی عفی اللہ عنہ
جو شایق گفت و شنودار باب دانش و ملیش ہی اور بفضل
تعالیٰ و تبارک ببرکت نعلین برداری صدر نشینان
معارف حقایق علم و فضل کی قدر استفادہ تغیم الزام
خصوم و دامہ ترقیم کلام اقنوم رکھتا ہے عالی ہستی